بیوی کو ماں بہن بیٹی کہہ کر بلانا

مجیب: محمد سجاد عطاری مدنی زید مجدہ

فتوی نمبر: Web:06

تاریخ اجراء: 09 ربیع الثانی 1442ھ/25 نومبر 2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو باجی، ماں یا بیٹی کہہ بیٹھے تو اس کے لیے کیا حکم ہے کیا اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شوہر کا اپنی بیوی کو فقط ماں، بہن، بیٹی وغیرہ کہہ کر پکارنا یا یوں کہنا کہ تم میری ماں، بہن، باجی وغیرہ ہو، ناجائز و گناہ ہے جس سے توبہ کرنا اس پر لازم ہے البتہ اس سے نکاح پر کچھ اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی ظہار وغیرہ لازم ہوتا ہے ہاں اگر اس طرح کے الفاظ کہے " تو میری بہن کی طرح ہے، تو میری بیٹی کی مانند ہے، تو میری ماں کی مثل ہے وغیرہ تو اس صورت میں ان کلمات سے جو نیت کرے گا اسی کا اعتبار ہو گا اگر اُس کے اِعزاز کے لیے کہا تو کچھ لازم نہیں، طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق واقع ہو گی، ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم (حرام کرنے) کی نیت ہے تو ایلا ہے اور اگر کچھ بھی نیت نہیں تھی ایسے ہی کہہ دیا تو اگرچہ ایسا کہنا جائز نہیں البتہ اس سے کچھ لازم نہیں ہو گا۔

اللہ تبارک وتعالی قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ" ترجمہ کنزالایمان: جورئیں (یعنی بیویاں) ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بُری اور نِری جھوٹ بات کہتے ہیں۔ "

(پارہ28، المجادلہ، آیت:2)

سنن ابو داؤد شریف میں ہے:" ان رجلا قال لامرتہ، یا اخیة، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اختک ھی، فکرہ ذلک ونھی عنه "یعنی ایک شخص نے اپنی بیوی کو اے میری بہن! کہہ کر پکارا تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ تیری بہن ہے ؟ اسے ناپسند فرمایا اور اس سے منع کیا۔“(سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، جلد1، صفحہ319، حدیث:2210، مطبوعہ لاہور)

سیدی امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:” زوجہ کوماں بہن کہنا خواہ یوں کہ اسے ماں بہن کہہ کر پکارے، یایوں کہے تومیری ماں میری بہن ہے سخت گناہ وناجائز ہے، مگر اس سے نہ نکاح میں کوئی خلل آئے نہ توبہ کے سواکچھ اور لازم ہو۔۔۔۔۔۔ہاں اگر یوں کہاہو کہ تومثل یامانند یابجائے ماں بہن کے ہے تواگر بہ نیت طلاق کہاتوایک طلاق بائن ہوگئی اور عورت نکاح سے نکل گئی اور بہ نیت ظہار یاتحریم کہایعنی یہ مرادہے کہ مثل ماں بہن کے مجھ پر حرام ہے توظہار ہوگیا اب جب تک کفارہ نہ دے لے عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اس کابوسہ لینا یابنظر شہوت اس کے کسی بدن کو چھونا یابنگاہِ شہوت اس کی شرمگاہ دیکھنا سب حرام ہوگیا، اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ جماع سے پہلے ایک غلام آزاد کرے، اسکی طاقت نہ ہوتو لگاتار دومہینہ کے روزے رکھے، اس کی بھی قوت نہ ہوتوساٹھ مسکینوں کوصدقہ فطر کی طرح اناج یاکھانادے۔“(ملخص از فتاویٰ رضویہ جدید جلد13 صفحہ280 مطبوعہ رضافاونڈیشن لاہور)

بہارشریعت میں ہے:عورت سے کہاتومجھ پرمیری ماں کی مثل ہے تونیت دریافت کی جائے اگراُس کے اِعزاز کے لیے کہاتوکچھ نہیں اور طلاق کی نیت ہے توبائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے توظہار ہے اور تحریم کی نیت ہے توایلاہے اور کچھ نیت نہ ہوتوکچھ نہیں۔(بہارشریعت، حصہ8، صفحہ207، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net